تحریم سماع پر مشتمل احادیث کا مطالعہ و تطبیق الاحادیث

ڈاکٹر حافظ سید محمود عالم آسی
ریسرچ اسکالر، شعبۂ علوم اسلامی جامعہ کراچی، کراچی

Abstract

Sima is a form of music practiced by Sufis to inspire religious devotion and instruction. Sima is permissible if its conditions are met, This for the Ahl (capable) as agreed upon by the expert scholars and Sufis. The listener must only listen to everything in the remembrance of Allah. The words of Sima must be free from immorality and impurity and they must not be void. Musical instruments should not be used. On the other hand some Muslim scholars says all kinds of music is forbidden in Islam according to Hadith. The present article is an attempt to study Ahadith related to Sima and to compare different views on Sima in the light of Ahadith.

Keywords: *Sima, Music, Singing, Ghin'a.*

'سماع' اسم ہے جس کے معنے سننے کے ہیں۔ جذبۂ حب الوطنی پر مشتمل ترانہ، فوجی ترانہ بینڈ یا محافظین وطن کو پر جوش اور سرگرم رکھنے والے ترانے، مشقت کے کاموں کو آسانی میں تحلیل کرنے کا ترانہ، گمشدہ کے یافت، بیماری کے شفایاب، ختنہ، شادی، ولیمہ اور فصل کی کٹائی، دیگر مواقع پر، فتح کامیابی اور کامرانی کے حاصل ہونے پر سماع ایک فطری کیفیت ہے، بلکہ علماء، حکمراں، عوام بالخصوص صوفیاء کرام کا سماع قرآن اور حدیث کی رو سے کس حکم پر ہے، تحریم سماع پر مشتمل احادیث پر محدثین نے جرح و تعدیل کر تے ہوے اس کو کس درجے پر رکھا ہے کہ اس سے حرمت یا حلت کا اثبات ہوتا ہے اس کا مطالعہ غرض و درکار ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۱)

''آپ فرما دیجیے میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں جو چھپی ہیں اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں

رکھتے۔''

قرآن مجید کی آیتِ مذکورہ سے حرمت اور حلت کی وضاحت ہورہی ہے، کسی عمل کے حرام مطلق ہونے میں قرآن سے نص چاہیے یا حدیث سے یا اجماع امت سے اس سلسلے میں ہم احادیث کا مطالعہ کر کے اس موضوع کے حرمتِ مطلق کا عدل پر مبنی تحقیقی نتیجہ اخذ کر کے حکم حاصل کر سکیں گے۔اس بحث کی علمی تحقیقی غرض کے تحت تمام ان احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے جو تحریم ''سماع'' کے طور پر پیش کی جاتی ہیں، آخر میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔

☆ **عن ابی امامة عن رسول الله ﷺ قال: لاتبیعو القینات ولاتشتروهن ولاتعلموهن، ولاخیر فی تجارة فیهن و ثمنهن حرام، فی مثل هذ االنزلت هذ االایة ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله(۲)**

''حضرت امامہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مغنیہ باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں، ان کی قیمت لینا حرام ہے اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ومن النامن یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله (۳)

☆ **وعن نافع قال کنت مع ابنِ عمر فی طریق فسمع مزمار فوضع اصبعیه فی اذنیه وناعن الطریق الی الجانب الاخرثم قال لی بعدان بعدیانافع هل تسمع شیئا قلت لافرفع اصبعیه من اذنیه قال کنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت براع فصنع مثل ماصنعت قال نافع وکنت اذاذاک صغیرا (۴)**

''نافع سے روایت ہے کہا، میں ایک مرتبہ ایک راستہ میں ابن عمر کے ہمراہ تھا انہوں نے مزمار کی آواز سنی اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیا اور اس جانب راستہ سے دور ہٹ گئے کافی دور جانے کے بعد مجھ سے کہا اے نافع اواز آتی ہے میں نے کہا نہیں پھر اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں پھر کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے نے کی آواز سنی آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے نافع نے کہا میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔

☆ **حدثنا عبد الرحمٰن ابن غنم الاشعری قال حدثنی ابوعامر او ابومالک الاشعری والله ماکذ بنی سمع النبی ﷺ یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الْحِرَ والحَرِ یُرَ والخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ولینزلنّ اقوامُ الیٰ جنب علم یّروح علیهم بسارحة لهم یأتیهم یعنی الفقیر لحاجة فیقولوا ارجع الینا غدافیبیتهم الله ویضع العلم ویصبح آخرین قردةالخنازیر الخنازیر الی یوم القیامة (۵)**

''عبدالرحمٰن بن غنم اشعریؓ عامر بن ابو مالک اشعریؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب

اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہونگے کہ شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔بس رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کردے گا اور باقی ماندہ کو بندر اور خنزیر بنادے گا۔''

☆ **عن عمرابن حصين رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال فى هذه الامة خسف ومسخ و قذف فقال رجل من المسلمين يارسول الله ومتى ذ لک ؟قال اذاظهر ة القيان والمعازف و شربت الخمور (٦)**

''حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے،صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے۔مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ!ایسا کب ہوگا؟حضور نے فرمایا جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہوجائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔''

☆ **عن ابى هريـرةرضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا .... وظهرة القينات والمعازف وشربت الخمور ....**

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!جب مغنیہ عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہوجائے گا،جب شرابیں پی جانے لگیں۔'' (٧)

☆ **عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال...قال ا تخذ المعازف واقينات والدفوف شربوحذ ه الاشربة فباتوعلى شرابهم و لهوهم فاصبحو اوقد مسخو (٨)**

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! وہ لوگ باجوں اور مغنیہ عورتوں کے عادی ہوجائیں گے،شرابیں پیا کریں گے،ایک شب جب وہ شراب نوشی اور لہولعب میں مشغول ہوں گے،توصبح تک ان کی صورتیں مسخ ہوچکی ہوں گی۔''

☆ **عن على بن ابى طالب رضى الله عنه قال قال رسو الله ﷺ اذا فعلت امتى خمس عشرةخصلة...والتخذ القيان والمعازف (٩)**

''حضرت علی سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا!''جب میری امت پندرہ چیزوں کی عادی ہوجائے۔۔۔جب مغنی عورتیں اور باجے تاشے رواج پکڑ جائیں۔''

☆ **عن سهل بن سعد رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يكون فى هذ ه الامة خسف ومسخ وقذ ف قيل و متى ذالک يارسول الله قال اذا ظهرة القينات والستحلت الخمر(١٠)**

''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ اس امت میں دھنسنے صورتیں بگڑنے اور پتھروں کے بارش ہونے کے واقعات ہوں گے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے والیاں عام ہو جائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائیں گی۔''

☆ **وعن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال(امرت بهد م الطبل والمزمار)اخرجه الدیلمی (۱۱)**

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا! مجھے ڈھول اور بانسری (آلات موسیقی کو) توڑنے کا حکم دیا گیا ہے........''

☆ **وعن ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال(الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل))رواه البهقی وابن ابی الدنیا کذا ابو دائودبدون التشبیه ، ورواه البیقی ایضا مو قو فا،وفی الباب عن ابی هریره ایضا رواه ابن عدی(۱۲)**

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا! غِناء دل میں نفاق اگاتا ہے، جیسا کہ پانی ساگ پات۔ بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے بھی رویت کیا جبکہ ابو داؤد نے مثال نہیں دی، جب کہ بیہقی نے اسے روایت کر کے اس پر سکوت کی......''

☆ **وعن علی کر م الله وجه(أن رسول الله ﷺ نهی عن ضر ب الدف ولعب الصنج وضرب الزماره) أخرجه الخطابی(۱۳)**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے دف بجانے، چنگ سے کھیلنے اور بانسری کے بجانے سے منع فرمایا ہے......''

☆ **وعن انس رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:(من قعد الی قینة یستمع منها صب الله فی اذنیه الآ نک یوم القیامة)رواه ابن الصغری فی أ مالیه و ابنِ عساکر فی تاریخه (۱۴)**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو کسی مغنیہ باندی کا گانا سنے گا بروز قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''

☆ **وعن علی رضی الله عنه ان النبین ﷺ قال(من مات وله قینة فلاتصلو اعلیه) رواه الحاکم وا لد یلمی و فی تاریخ وسنده ضعیف(۱۵)**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کے پاس گانے والی ملازمہ ہو اس کی نماز، جنازہ مت پڑھو۔''

☆ **وعن ابن عباس رضی الله عنهاأن النبی ﷺ قال(ان الله حرم امتی**

الخمر والميسر والكو بة واشياء عددها)رواه احمد وابو داودوابن حبان البهقى وهوأى الكو بة ألطبل،رواه ابو داود من حديث ابن عمر وزاده(والغبيراء)وزاد أحمد فى (والمزر)(۱۶)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! بے شک اللہ نے اس امت پر شراب، جوئے اور طبل کو حرام کیا اور آپ ﷺ نے ان کے علاوہ بھی کچھ چیزیں گنوائیں احمد، ابوداود، ابن حبان اور بہقی نے کہا یہ طبل ڈھول ہی ہے ابوداؤد نے ابن عمر سے رویت کر کے طنبور کا اضافہ کیا اور احمد نے راگ کا اضافہ کیا ہے۔''

☆ **ورواه أحمد أيضا من حديث قيس بن ساعد وعباده رضى الله عنها: واختلف فى تفسير الغبيراء فقيل الطنبور،و قيل العودوقيل البر بط، و قيل غير ذالک (۱۷)**

''اور احمد نے یہ حدیث قیس بن ساعد وعباد رضی اللہ عنھماء سے روایت کر کے اس کی تفسیر میں اختلاف کرتے ہوئے غبیراء کو طنبور کہا، عود کو بربط کہا اور اس کے علاوہ بھی ارشاد فرمایا ہے.....''

☆ **وعن عبد الله بن عمر رضى الله عنه، ان النبی ﷺ ! قال انّ الله الخمر والميسر والكو بة والغبيراء وكل مسكر حرام(۱۸)**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالی نے شراب، جوا اور طبل کو حرام کیا ہے، نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

☆ **عن ابن عباس رضى الله عنه:قال الكو بة حرام والدّ ف حرام والمزامير حرام (۱۹)**

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طبل حرام ہے، دف حرام ہے اور بانسریاں حرام ہے۔''

☆ **عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبی ﷺ قال استماع الملاهى معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر ....(۲۰)**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! گانا باجا سننا معصیت ہے، اور اس کے لیے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے.....''

☆ **عن على رضى الله عنه، ان النبی ﷺ قال! بعثت بكسر المزامير (۲۱)**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا!''میں بانسریاں توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

☆ **عن ابى امامة رضى الله عنه:ان رسو ل الله ﷺ قال ان الله عز وجل بعثنى هدو رحمة للمئمنين وامرنى لمحق المزاميروالاوطاروالصليب و امر الجا هلية (۲۲)**

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل

نے مجھے مؤمنین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسری، طنبور سلیب اور امور جاہلیہ کو مٹا دوں۔''

☆ **عن عمر رضی اللہ عنہ ثمن القینة سحت وغنائها حرام والنظر الیها حرام وثمنها مثل ثمن الکلب وثمن الکلب سحت ومن نبت لحمه علی اسحت فا النار اولی به: (۲۳)**

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ کا یہ قول مرفوعا مروی ہے کہ مغنیہ کی اجرت حرام ہے، اواس کا گانا سننا اور اس کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے، نیز اس کی اجرت لینا اسی طرح حرام ہے جسطرح کتے کی اجرت لینا حرام ہے اور جو گوشت حرام کمائی سے پروان چڑھتا ہے دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔''

☆ **وعن صفوان بن أمیةأن عمرو بن قرة قال(کتبت علی الشقوة فلا أری أرزق الا من دفی فاء ذن لی فی الغناء من غیر فاحشة فقال له رسول الله ﷺ :لا آذن لک ولا کرامة ولا نعمة عین کذبت أی عدوالله لقد رزق الله حلا لاطیبا واخترت ماحر م الله علیک من رز قه مکان ماأحل الله لک من حلاله التقدمة شیء (۲۴)**

''حضرت صوان بن امیۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن قرۃ نے بارگاہِ خیر الانام میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں بڑا بدنصیب ہوں، اس لیے کہ مجھے روزی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ سوائے دف بجانے کہ نہیں آتا، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں فحاشی کے بغیر گا لیا کروں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں ہرگز ایسے بدتر اور ذلیل کام کی اجازت نہیں دوں گا، اے دشمنِ خدا تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ نے تمہیں اس قابل بنایا ہے کہ حلال طیب روزی حاصل کرو مگر تم نے خود حرام روزی، حلال روزی کے بجائے اختیار کر رکھی ہے۔''

☆ **عن ابی موسی الأ شعری رضی عنه(أن النبی ﷺ قال من استمع الی صوت الغناء لم یوء ذن ان یستمع الی صوت الروحانیین فی الجنة (۲۵)**

''حضرت ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!'' جو شخص گانا سنتا ہے اسے جنت میں روحانیوں کی آواز سننے کی اجازت نہیں ملے گی۔''

☆ **عن زید بن ارقم رضی ا لله عنه((قال بین النبی ﷺ یمشی فی بعض سکک المدینة اذا مر الشاب وهو یغنی فقال ویلک یا شاب هلابا القرآن تغنی قالها مرارا (۲٦)**

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر اللہ کے نبی ﷺ مدینہ کی کسی گلی سے محوخرام تھے کہ، قریب ہی سے ایک نوجوان گیت گاتا ہوا گزرا، حضور ﷺ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا نوجوان تم پہ افسوس ہے تم قرآن ترنم سے کیوں نہیں پڑھتے؟'' آپ ﷺ نے اس بات کو کئی مرتبہ دہرائی۔''

☆ **عن ابی هريرة رضی الله عنه: ان رسول الله ﷺ قال الجرس مزا ميرالشيطان (٢٧)**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔''

☆ **عن جابر قال قال رسو الله ﷺ انما نهيت عن نوح عن صوتين فاجرين صوت عند نغمة لهوولعب ومزاميرشيطان وصوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان (٢٨)**

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایسی دو آوازوں (کے سننے) منع کیا گیا ہے جن میں فسق وفجور ہے، ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور مزامیر شیطان سے متعلق ہے اور دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان پھاڑنے، اور شیطانی چیخ وپکار سے متعلق ہے۔''

تحریم سماع پر مشتمل احادیث، آئمہ ومحدثین ومحققین کی نظر میں

دلائل تحریم سماع پر راقم کی رائے یہ ہے کہ یہ اکثر احادیث وہ ہیں جن پر اہل حرمت ومنفیین کلام کرتے ہوئے سماع وغناء پر عدم جواز کے حکم کی تفسیر وتاویل کرتے ہوئے اس کی حرمت وعدم جواز کے حکم کا اطلاق وتعین کرتے رہے ہیں۔ یقیناً یہ اہل حرمت کی دینی اصلاحات اور محاذات میں دیانت دارانہ منصفانہ علمی مسند کے ساتھ ان کا حق اور مرتبہ ہے جو نہایت قیمتی اور اہم ہونے کے ساتھ ساتھ علمی وتحقیقی جستجو کے متلاشیان کے لیے ایک سرمایۂ بے مایا ہے جو ان اہل تحقیق بزرگوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور شب وروز جاں گسل محنت ومشققت کے بعد ان کو حاصل کر کے علمی اور تحقیقی شائقین تک اسے پہنچانے کا کام سرانجام دیا ہے۔ ان اکثر احادیث پر قرون ثلاثہ سے لے کر اخیرہ یعنی آج تک کہ محدثین ومحققین تحقیقی تبصرہ کرتے ہوئے اپنا اپنا نقد ونظر تحریم یوں پیش کر تے ہیں کہ مفتی محمد شفیع دیوبندی رقم طراز ہیں'' یہ (کم وپیش) بتیس (٣٢) احادیث ہیں جن کی اسنادی حیثیت مختلف ہے۔ بعض صحیح ہیں بعض حسن ہیں اور بعض ضعیف ہیں پھر ان احادیث میں جس اطلاق اور عموم کے ساتھ گانے باجے کو حرام قرار دیا گیا ہے ان کو سننے کے بعد میرے خیال میں کوئی مسلمان بھی ان چیزوں کے ناجائز ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔'' (٢٩)

یقیناً عمومی گانا باجا تو اپنی منجملہ فسق وفجو رلہو لعب مذموم ہونے کے باعث ناجائز ہونے میں کوئی تر دد نہیں رکھتا لیکن احاد یث کے ذخائر میں ایسے بے شمار حقائق ونظائر ملتے ہیں کہ جس میں حرمت والی ان تمام روایات میں پائے جانے والے تعارض کا رفع

ہونا بھی پایا جاتا ہے جسے حلت پرمبنی احادیث کے عنوان سے خود محدثین نے ہی پیش کیا ہے،اس تحقیق میں مناسب مقام پر وہ بھی شامل کیے جائیں گے جو اپنی اسنادی حیثیت سے اکثر متفق علی صحہ اور حسن کے درجے پر ہیں۔

مفتی محمد شفیع اپنی کتاب ''کشف العناءعن وصف الغناء'' میں ان تمام احادیث پر جرح وتعدیل کرنے کے بعد ایک مقام پر فرما رہے ہیں کہ:

> ''اور ہمارے بعض قارئین بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ گزشتہ اوراق میں تم نے جو احادیثیں ذکر کی ہیں تمہاری اپنی تحقیق کے مطابق بھی ان میں اکثر ضعیف ہیں تو پھر ان سے گانے بجانے اور سرود وموسیقی کی حرمت پر استدلال کرنا کہاں تک درست ہے۔''(۳۰)

عبدالحق محدث دہلویؒ،حرمت والی احادیث کے بابت فرماتے ہیں کہ:

> ''اور دوسرا مذہب محدثین کا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس کی حرمت میں حدیث صحیح اور نص صریح کوئی ثابت نہیں بلکہ اس ضمن میں جتنی حدیثیں مروی ہیں وہ یا تو موضوع ہیں یا مطعون۔(۳۱)

علامہ محمد بن یعقوب مجدالدین فیروزآبادی،دعویٰ کے ساتھ حرمت پر مشتمل احادیث کے بابت فرماتے ہیں کہ:

> **در باب ذم سماع حدیثے صحیح نہ دارد شدہ**
>
> ''مذمتِ سماع کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔''(۳۲)

نواب صدیق حسن خاں (اکابر علمائے اہلحدیث میں سے ہیں) ان تمام حرمت والی احادیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

> ''مجھے گانے بجانے کی حرمت سے متعلق نہ تو کوئی نص ملی نہ ہی سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی صحیح حدیث نظر آئی۔''(۳۳)

ڈاکٹر یوسف قرضاوی فرماتے ہیں:

> ''رہی وہ احادیث جنہیں علماء کرام گانوں کی حرمت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں تو یہ ساری حدیثیں ضعیف ہیں۔''(۳۴)

قاضی ابوبکر ابن عزل کے لکھتے ہیں کہ:

> ''نغموں اور گانوں کی حرمت کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔''(۳۵)

قاضی ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ:

> ''حرمتِ غناء کے متعلق نصوص متعارض ہیں......وہ حرمت احادیث احاد سے ہے۔''(۳۶)

علامہ ابومحمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم نے بھی ان تمام حرمت پر مشتمل احادیث احادیث پر یہی جرح وتعدیل فرمائی ہے سابقہ حوالہ میں موجود ہے۔

امام ابوالفضل محمد بن طاہر بن مقدسی، کہتے ہیں کہ:

''ان روایات اور اس طرح کی دوسری روایات کی بناء پر سماع کا انکار کیا گیا **جھلا منھم بصناعت علم الحدیث** جو کہ علم حدیث کی صناعت سے ناواقفیت کی بناء پر ہے ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب یہ کتاب میں کسی حدیث کو دیکھتے ہیں وہ اپنے لیے اس کو مذہب بنا لیتے ہیں اور اس حدیث کی وجہ سے مخالفوں پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ ایک بڑی غلطی اور ایک عظیم جہالت ہے۔''(۳۷)

ابن عربی مالکی لکھتے ہیں کہ: ''حرمتِ غنا کے بارے میں ایک بھی حدیث ثابت نہیں........''

امام نووی فرماتے ہیں کہ: ''یہ تمام روایات بے بنیاد ہیں....''

امام سخاوی فرماتے ہیں کہ: ''جن احادیث کو فقہا نے حرمت غناء کی سند میں بیان کیا ہے ان کی کچھ اصلیت نہیں پائی جاتی....''

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ: ''بعض متاخرین نے جو بعض احادیثیں حرمتِ غناء کے بارے میں بیان کی ہیں وہ محض غپ ہیں...''(۳۸)

علامہ عیسیٰ بن عبدالرحیم **حتی تمسک بعض الائمہ لتحریم باحدیث ضعیفة مما لایتمسک بمثلھا فی الاحکام و لم یتمسک بھاابی حنیفه و لامام مالک و لاالشافعی و لااحمد و لاغیرھم من اصحا ب المذاھب المتبعة و انماتوجد تلک الاحادیث فی کلامی من تاخرمن اتباع ا ئمة المذاھب و اتبا ع اتباعھم من الذین لایعتمد علیھم فی معرفة الصحیح و السقیم(۳۹)**

''بعض ائمہ نے حرمت سماع کے لیے ایسی حدیثوں کو پیش کیا جن کو احکام شرعیہ میں بطور حجت پیش نہیں کر سکتے نہ ہی ان احادیثِ ضعیفہ سے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد وغیرہ صاحب مذاہب اور دیگر اصحاب متبوع نے حجت پکڑی ایسی ضعیف حدیث متاءخرین اور ان کے بعد کے علماء میں پائی جاتی ہیں جن پر یہ بھروسہ نہیں ہوسکتا کہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے شناخت کر سکیں۔''

نواب قطب الدین خاں مظاہر حق میں لکھتے ہیں: ''کوئی حدیث حرمتِ غناء میں صحیح نہیں واقع ہوئی۔''(۴۰)

عبدالحئی شاہ جہانگیری نے سماع کے موضوع ''تحقیق الاضابیر فی سماع المزا'' عربی میں رسالہ تحریر فرمایا اس میں حرمت کے موضوع پر تمام احادیث پر محققانہ محدثانہ منصفانہ بحث فرمائی تفسیر زاہدی کی طرح آج تک اس موضوع ''سماع'' پر لکھی جانے والی کتابوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کتاب کا تتبع کیا آپ تحریم کی احادیث پر جرح بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

''لیکن تمام احادیث ضعف و وضع سے خالی نہیں ہیں۔ اور اس باب کی تمام احادیث کو ظاہریہ مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ اور صوفیہ کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(۴۱)

نتیجہ بحث تحریم و منفیین

منفیین سماع اکثر انہی احادیث کا حوالہ دیکر سماع (قوالی) کوحرام قرار دیتے ہیں اگر چہ ان میں بعض حسن بھی ہیں لیکن اکثر موضوع اور مطعون ہیں اور حرمت قطعی کے لیے نصوص متعارض ہونے کے باعث اس سے حکم شرعیہ کا نفوذ نہیں ہوسکتا جو کہ درست ہے لہٰذا منفیین سماع وقوالی غیر درست نظر آتے ہیں۔ جب کہ مجوزین سماع وغناء ابن حزم، طاہر بن مقدسی کے علاوہ اکثر علم حدیث کی صنعت سے واقفیت رکھنے والوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان تمام احادیث میں سے اکثر معلق، ضعیف ہیں یا خبر احاد کے درجہ میں ہیں یا تو مرسل احادیث ہیں جن کے عبارت میں اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا حرمت کے لے یا تو قرآن کی نص ہے یا حدیث تواتر یا اجماعِ امت، پھر اہل جواز کا کہنا ہے کہ اگر ان احادیث سے حرمت کا حکم اگر ملتا بھی ہے تو وہ حکم مطلق نہیں بلکہ مقید ہے اور بالتخصیص ہے با العموم نہیں ہے۔ یہ احادیث آپس میں متعارض ہیں۔ جیسا کہ حدیث ابنِ عمر رضی اللہ عنہ ''**لا یا کل احدکم من لحم اضحیۃ فو ق ثلا ثۃ ایام**'' والی ناسخ روایت کو قتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت: **کلو لحم الاضاحی و اذخرو**: منسوخ کر رہی ہے اسی طرح ان تمام احادیث کو ان کے بعد والی روایت جو متاخر ہے متقدم کو منسوخ کر رہی ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ والی روایت شدہ حدیث (حوالہ ۴۶) سے مذموم اور غیر معقول باتوں سے منع کیوں کیا گیا اس کی وضاحت بالصراحت بھی مکمل پائی جارہی ہے۔

> کن مذمومات اور غیر معقولات کو کن محرکات کے باعث منع کی گئی ہے۔☆ وہ نغمہ جس میں فسق و فجور ہے۔☆ وہ کھیل کود جو فضول بے مقصد ہے۔☆ وہ گانا بجانا جو شیطان کی پیروی میں شیطانی جذبہ کے تسکین کے خاطر کیا جارہا ہو۔☆ نفسی بہیمیت کے لیے ہو۔☆ وہ آواز جو شکر کے بجائے ناشکری کے طور پر ہو۔☆ اسلام کے بجائے کفر کے طرز پہ ہو۔☆ اسلام کی غلط تشہیر کی جارہی ہو۔☆ منہ کا نوچنا کب اس کو گوارہ ہو جس نے اس منہ کو کعبہ والے کے فریاد کا رخ، شعور اور حس سے آشنا کیا ہو۔☆ شریفوں کا وطیرہ گریبان کا چاک کرنا تو نہیں ہوتا، نہ ہی معقولیت سے اس طرح کے کسی بھی غیر سنجیدہ جذبات کے جواز کا اظہار واثبات ہوسکتا ہے۔☆ مومن کو شیطانی چیخ پکار شور شرابے سے کیا سروکار۔☆ مومن تو رب کی رضا سے ہر وقت برسرپیکار رہتا ہے۔☆ شور شرابہ تو بے چین روح اور بے سکون قلب والا کرتا ہے۔☆ مومن کو نفس مطمئنہ کا چین حاصل ہوتا ہے۔☆ آنسوں تو خوشی اور غم دونوں میں ہی نکلتے ہیں کیا دونوں کی کیفیت حیثیت اور حکم اور علت ایک جیسی ہی ہوگی کیسے ممکن ہے؟

رہا جرس، گھنٹی، اور باجا تو اس کی بہت ساری قدیم وجدید قسمیں آج تک عبادت کی معاونت کا فریضہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ مسلسل رزم گاہ حیات میں اپنی قدر و وقعت میں وسعت کے ساتھ مسلسل تعمیر وترقی کا زینہ طے کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں، یہاں تک کہ مساجد کی گھڑیاں اوقات الصلاۃ کے ساتھ بج کر ہر ادنی اعلی چشم بیں وغیر بیں کو وقت کی تعین سے بے خبر کو باخبر وآگاہ رکھنے کا قیمتی اور اہم کام انجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح مدارس کے گھنٹے بھی مستعدی سے اپنا کام نباہ کر تعین اوقات کا متعین کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں، ریل گاڑی، موٹر، بس، مزدا کوچ مختلف لاری اڈوں کی دوورونز دیک کے سفری خدمات

انجام دینے میں بعض دفعہ اپنے مخصوص ہارن یا جرس ہی کے ذریعہ تو پہچانی جاتی ہیں۔آج کل ایمرجنسی میں مریضوں کو منتقل کرنے کے لئے جو ایمبولینس کا سہارا لیا جاتا ہے اس میں بھی مخصوص آواز والے ان ہی باجوں یا جدید جروسوں سے ہی تو کام لی جاتی ہے۔ رہا مثبت اور منفی ،توازن اور غیر توازن ،تناسب اور غیر تناسب ،ضرورت اور غیر ضرورت ،مقصد اور بے مقصد ،غرض اور بے غرض ، مفید اور غیر مفید ان سب باتوں کی ضرورت آخر کہاں نہیں رہتی ہے اسی لئے جدید ٹریفک نظام میں شاہراہوں کے کنارے لگے ایسے نقوش کا سہارا لیا جاتا ہے جہاں باجا اور ہارن بجانا منع ہوتا ہے ہسپتال ،فوجی ٹریننگ ، پولیس ، رینجرز ،مینٹل ،نفسیاتی شیلٹر ایریا ،مسجد ، مدرسہ ،اسکول ، جامعات ،تعلیمی ادارے بالخصوص حرمین شریفین طیبین یا ممنوعہ علاقہ یا دیگر اس نوعیت کے مواضع جہاں سوتے ہوئے کے نزدیک قرب وجوار میں مفاداتِ عامہ فلاحیہ کے تحت باجا اور ہارن بجانا منع ہے۔ ہر چیز کی ایک معین حد وغرض ہوتی ہے اسی کے تحت وہ مناسب اور اچھی ہوتی ہے بغیر معین غرض حد اور مطلب کے کونسی شے اچھی لگے گی ، بہت سے نظائر قدرت نے اس وسیع و عریض جہان میں بکھیر کے رکھے ہیں اب انہیں وہی چھیڑے گا جنہیں غرض اور درد ہو گا جنہیں غرض اور درد ہی نہ ہو اسے کیا سمجھ آئے گا کہ کونسی شے کس غرض درد مرض سے شفاء اور افاقہ کی دوا ہے اور اسی سے اس کو بھلا ہے۔

یہ سارے منع ،عدم ، جزم ،منہیات ،سیئات فضولیات اور شیطانی خیالات کے ساتھ مقید اور مخصوص ہیں اور ان ہی خرابیوں کے ساتھ ہی منع کیے گئے ہیں اور اسی کے تحت اس طرح کے تمام بے حصول ،فضول مشغولیات کے اس کو کیا جائے منع کیے گئے ہیں اس لیے ان معازف اور ملاہی کو جو بے مقصد بے موقع بے وقت بے ترتیب بغیر کسی غرض ومطلب کے اس میں مشغول ہوا جائے اسی سے منع کیا جا سکتا ہے اور وہ حکم مقید باللھو ، بالذم ، بالفسق فجور اور بالعمد وارادہ ونیت ہیں اور نیت ہم سے مخفی رکھی گئی ہے اور اس کے جانے بغیر حکم حرمت وحلت جوز وعدم جواز کا اختیار اللہ کے بعد اس کے شریعت کے شارع اور شارح کے کسی کو نہیں اور حدیث جابر کی عبارت سے (حوالہ۴۶) تو صوت عند نغمة لهو لعب و مزامير الشيطان یعنی وہ آواز جو لہو ولعب بالعموم ہوتے ہیں جو اکثر شرارتوں کی مستیوں میں ان بدمستوں سے ان کے مستیوں کے دوران سنے جاتے ہیں جنہیں نشہ اور بدمستیوں نے بدمست اور بد نیت کیا ہوا ہوتا ہے جو اکثر شیطانی نفس امارہ والوں کے ذوق وشوق ،چنچل اور ہلچل رکھنے والی طبیعتوں سے شیطانی گانے بجانے کے دوران ظہور وقوع پذیر ہوتا ہے اہل علم میں سے کوئی بھی ان سے بے خبر نہیں ہے۔ رہا رونا تو اس کا ثبوت خود آپ ﷺ کے عمل ، سیرت ،اسوہ اور سنت سے ثابت ہے۔ احادیث کی تشریح اور اس سے حکم لگانے سے پہلے دو متعارض عبارت اور بیان وحکم میں تطبیق بہت ضروری ہے ان ہی تعارض کے باعث حرمت والی احادیث پر ضعف کا جرح کرنے والے زیادہ قوی نظر آتے ہیں۔ اس لیے ان کے نزدیک ان احادیث سے حرمت کا اطلاق متفق علی صحہ نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلمہ وعلمہ اتم۔

تطبیق الاحادیث

تحقیقی غرض کے تحت غناء وسماع کے حکم واثر کے احکام پر مبنی جواز وعدم جواز پر مشتمل چند معروف احادیثی روایتوں کی عبارتوں سے تعارض وتطبیق پیش کی جارہی ہے تا کہ اصل تعارضی صورت پیش کر کے اس تحقیق کو منطقی صورت دیتے ہوئے درست اور صحیح حقائق تک کی رسائی اور سعی کی جاسکے اور تحقیقی نتیجہ حاصل وممکن ہو۔ مثلاً۔ معازف ، ملاہی ،شعر ،غناء ،لہو ولعب جیسا کہ حدیث ہے:

گانے بجانے کی حرمت

قال،استماع الملاهی معصية ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا باجا سننا معصیت ہے۔''(۴۲)

گانے بجانے کی حلت

جب کہ دوسرے مقام پر فرمایا:قال،أرسلتم معها من يغنی ''حضور نے پوچھا تم نے دلہن کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے۔(۴۳)

شعر کی حرمت

قال،رسول اللهﷺ لان يمتلیء جو ف رجل قيحايريه خير من ان يمتلیء شعرا (۴۴)
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے اس بات سے بہتر ہے کہ شعر سے پیٹ بھرلے۔''

شعر کی حلت

قال،رسول الله ﷺ ان من الشعر حكمة (۴۵)''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔''

لہولعب کی حرمت

قال :والذی نفس محمد بيده ليبيتن الناس من امتی علی اشرو بطرو ولعب ولهو....الخ(۴۶)
''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے،میرے امت کے کچھ لوگ ضرور فخر وغرور میں مست ہو کر اور لہولعب میں گم ہو کر رات گزاریں گے۔''

لہولعب کی حلت

فقال،نبی اللهﷺ ياعائشة ما كان معكم لهو فان الانصار يعجبهم الهو (۴۷)
''رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے عائشہؓ کیا تم لوگوں کے ساتھ لہو نہیں تھا۔''

جرس اور مزامیر کی حرمت

قال: الجرس مزاميراالشيطان (۴۸)
''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔''

جرس اور مزامیر کی حلت

فقال ابو بکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسولالله ﷺ...فقال رسول الله ﷺ ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا (۴۹)

''حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطانی راگ حضور کے گھر میں ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر ہر قوم کے لیے عید کا دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید ہے۔''

دف کی حرمت

عن علی نھی عن ضرب الدف وصوت الزمارۃ (۵۰)

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دف، ڈھول اور بانسری بجانے سے منع فرمایا۔''

دف کی حلت

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا عن النبی ﷺ قال:اعلنوا ھذا النکاح والجعلوہ فی المساجد والضربو علیه با لدفوف (۵۱)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجد میں پڑھا کرو......؟''

غناء کی حرمت

قال رسول اللہ ﷺ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۔(۵۲)

''کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راگ دل میں نفاق اگا تا ہے جس طرح پانی کھیتی اگا تا ہے۔''

غنا کی حلت

فھل بعثتم معھا جا ریۃ تضر ب الدف وتغنی (۵۳)

''حضور ﷺ نے دریافت کیا تم نے دلہن کے ساتھ کسی لڑکی کو بھی بھیجا ہے، جو دف بجائے اور گائے۔''

حوالہ جات

(۱) سورۃ الاعراف (۷) آیت نمبر ۳۳

(۲) محمد بن الخطیب، امام ولی الدین، مشکوٰۃ (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، س ن) ج:۲ ص ۵

(۳) سورۃ القمان (۳۱) آیت نمبر ۶

(۴) مشکوٰۃ، ج:۲، ص ۵

(۵) مشکوٰۃ، ج:۲،ص۱۴۷

(۶) الشوکانی محمد بن علیص، نیل الاوطار (مصر، مطبعۃ العثمانیہ، ۱۳۵۷ھ) ج:۸، ص۹۷

(۷) ترمذی، امام ابو عیسیٰ، جامع ترمذی (کراچی، قرآن محل، س ن) ج:۲، ص:۴۴

(۸) عبدالسلام، امام ابوالبرکات، منتقی الاخبار، (المصر، مطبعۃ العثمانیہ، ۱۳۵۷ھ) بحوالہ کشف العناء عن وصف الغناء، محولہ بالا، ص:۱۱۹

(۹) کف الرعاع۔ محولہ بالا، ص، ۲۷۰

(۱۰) ترمذی، کف الرعاع۔ محولہ بالا، ص، ۲۷۰

(۱۱) سنن ترمذی، محولہ بالا، ص، ۴۴، ج، ۲

(۱۲) ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (کراچی، نور محمد اصح المطابع، س، ن) کتاب الفتن، باب الخسوف، ص، ۳۰۴

(۱۳) ایضاً

(۱۴) ایضاً

(۱۵) کف الرعاع۔ محولہ بالا، ص:۲۷۰

(۱۶) ایضاً

(۱۷) ایضاً

(۱۸) ایضاً، ص:۲۷۱

(۱۹) سنن ابوداؤد، (کراچی، نور محمد اصح المطابع، س ن) ج:۲ ص:۵۱۹

(۲۰) المطالب العالیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی، ص، ۲۵۳، ج، ۲، دار الکتب علمیۃ بیروت، ۱۳۹۳ھ

(۲۱) نیل الاوطار، علامہ محمد بن علی شوکانی، ص، ۱۰۰، ج، ۸، مطبعۃ العثمانیۃ، مصر ۱۳۵۷ھ

(۲۲) کنز العمال، شیخ علاء الدین علی المتقی، ص، ۳۳۵، ج، ۷، دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن، ۱۳۱۷ھ

(۲۳) المعجم کبیر، حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، ص، ۲۸، ج، ۱، دار العربیۃ للطباعۃ ۱۳۹۸ھ

(۲۴) بیہقی والطبرانی بحوالہ کف الرعاع، محولہ بالا، ص، ۲۷۱

(۲۵) کنز العمال، ص، ۳۳۳، ج، ۷، محولہ بالا

(۲۶) محمد شفیع، مفتی، کشف العناء عن وصف الغناء، بحوالہ اسلام اور موسیقی (کراچی، عبدالمعز، مکتبہ دار العلوم کراچی، مئی ۲۰۰۰ء) ص ۱۵۵

(۲۷) صحیح مسلم، ص:۲۲۰، ج:۲، مطبعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۷۵ھ، بحوالہ شرح مسلم سعیدی

(۲۸) المصنف، حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ، ص، ۳۹۳، ج، ۳، ادارۃ القرآن کراچی الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۶ھ، بحوالہ، شرح مسلم، غلام رسول سعیدی

(۲۹) کشف العناء عن وصف الغناء، مفتی محمد شفیع، بحوالہ اسلام اور موسیقی، محولہ بالا، س، ۱۵۶

(۳۰) ایضاً، ص، ۳۹۱

(۳۱) مدارج النبوت، عبدالحق محدث دہلوی، مترجم، الحاج مفتی غلام معین الدین، ص، ۵۳۹، ج، ۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اگست ۲۰۰۵ء

(۳۲) شرح سفر السعادہ، محولہ بالا، ص، ۵۶۲

(۳۳) قرآن اور فنونِ لطیفہ، عطاء محمد پالوی، ص، ۱۸۶، کشف السماع، تقریظ، پروفیسر دلاور، ص، ۲۶، ادارہ تحقیقاتِ تصوف پاکستان ۲۰۱۰ء

(۳۴) فتاوی یوسف قرضاوی، ڈاکٹر یوسف قرضاوی، ۲۲۸، مترجم زاہد اصغر فلاحی، دارالنوادر، ۲۰۰۵ء ۲۷ فتاوی یوسف قرضاوی، محولہ بالا ص، ۲۲۸

(۳۵) غناء وسماعِ اصفیاء، شاہ ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی، ص، ۵۴، مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان، ۱۴۱۰ھ)

(۳۶) کتاب ''السماع''، امام طاہر بن مقدسی، بحوالہ غناؤ سماعِ اصفیاؤ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی ص، ۳۱، مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان نومبر ۱۹۹۹

(۳۷) صراط السالکین، مولف ڈاکٹر محمد مقبول احمد، از، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی ص ۲۵۱ خانقاہ عالیہ اقبالیہ و مسجد اولیاء ۴، جی ۶۱ ناظم آبا، دکراچی مئی ۲۰۰۹، بحوالہ سر دلبراں، حضرت سید محمد ذوقی شاہ۔

(۳۸) اثبات السماع، علامہ سید علیم اللہ شاہ ہمدانی ص، ۸۴، سیرت فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۱۰

(۳۹) اثبات السماع. محولہ بالا

(۴۰) تحقیق الاضابیر فی سماع المزامیر، عب مترجمہ، دالحئی شاہ جہانگیری ص، ۱۷۸، خانقاہ منعمیہ متین گھاٹ پٹنہ سٹی بہار۔ ۱۳۳۹ اے (بہار)

(۴۱) نیل الاوطار، ص، ۱۰۰ ج: ۸

(۴۲) سنن ابن ماجہ، باب الغناء والدف، ص: ۱۳۸

(۴۳) ایضاً،

(۴۴) مشکوٰۃ ص، ۴۱۴، ج: ۲

(۴۵) مشکوٰۃ ص: ۴۱۲، ج: ۲

(۴۶) مجمع الزوائد ص: ۱۰، ج: ۸

(۴۷) بخاری، نسوۃ التی یھدین المرأالی زوجہا ص، ۵۷۷، ج، ۲

(۴۸) صحیح مسلم ص: ۲۲۰، ج: ۲

(۴۹) صحیح بخاری، کتاب العیدین ص، ۱۳۰، ج، ۱

(۵۰) نیل الاوطار بحوالہ: کشف الغناء عن وصف الغناء ص، ۴۶

(۵۱) سنن ترمذی ص، ۱۲۹، ج

(۵۲) مشکواۃ ص، ۴۱۷۔ ج، ۲

(۵۳) فتح الباری ص، ۱۸۵، ج، ۹

انبیاءکرام کی بعثت اور دعوت وتبلیغ کے مقاصد

رقیہ فاروق
ریسرچ اسکالر، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

Abstract

Allah Almighty has designated human, the power of vicegerency. They are temporary staying on the earth to get the success in the life hereafter. His Stay on earth is an examination to him for his upcoming eternal life. Allah almighty sends his Prophets to for humanity to guide them their path towards Heaven (Jannah). The key reason behind sending Prophets was to remind the humanity their forgotten path and establish their connection with the Creator. Present article shed light on the objectives of prophets advent, their counts, hiearchy in their advent, their ways, discourse and methods of preaching. This article will help the readers and reseachers to understand the true essence of prophets' preaching. Key words: Prophets,humanity, vicegerency

لغت میں ''تبلیغ'' کے معنی ''پہنچانا''، ''واضح طور پر بیان کرنا'' ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں تبلیغ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اور احکامات دوسرے لوگوں تک پہنچانے کو تبلیغ کہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پوری دنیا کو پیدا فرمایا اور اس کے ایک ایک ذرے میں اپنی ذات اور صفات کی علامات اور نشانیاں پیدا فرمائیں۔ پھر انسان کو عقل وشعور کی نعمت سے نوازا جس کے ذریعے وہ ان نشانیوں کی مدد سے اپنے خالق ومالک کی طرف پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے، وہ انسان کو گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے سے روکتا ہے، وہ ہر رُخ اور ہر زاویے سے انسان کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ سورج کے طلوع وغروب، دن ورات کے آنے جانے، موت اور زندگی، تکلیف وراحت کے حالات میں انسان کو اپنی ذات کی طرف موڑنے کے لیے ہدایت کا سامان پیدا فرماتا ہے، انسان کو آسمان وزمین کے حقائق وآثار اور بدلتے ہوئے حالت میں غور وفکر کی قوت عطا فرماتا ہے تاکہ انسان کسی طرح کی کج روی میں نہ پڑے، اپنے خالق کو پہچانے، اس کی نعمتوں کا اعتراف کرے اور اپنے خالق ومالک کے سامنے بروزِ آخرت سرخرو وکامیاب ہوسکے۔